جناب عبدالماجد صاحب لیکچرر بائیالوجی

زندگی کی ابتداء

اسلام اور سائنس کی روشنی میں

مذاہب عالم اور جملہ نظریات جدیدہ میں اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو انسان کی (بلا امتیاز دین و دنیا) تمام شعبہ ہائے حیات کے ساتھ سائنس کے میدان میں بھی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتا ہے اور دیتا رہے گا۔ یہ بات کیوں نہ ہو آخر اسلام کا منزل و معطی جس طرح تمام زمان و مکان سے ماوراء ہے اسی طرح اس کا نازل کردہ دین بھی کسی خاص زمان و مکان کا پابند نہیں بلکہ ہر زمان و مکان کے لیے مکمل اور جامع ہے۔

اس سے پیشتر کہ راقم الحروف مذکورہ بالا عنوان کے بارے میں اسلام کا نقطہ نظر پیش کرے یہ ضروری ہے کہ سائنس کی رائے پیش کرے اور پھر مغربی ماہرین سائنس کی زبانی یہ علوم کیا جائے کہ ابھی تک سائنس نے زندگی کی ابتداء کے بارے میں جو نظریات پیش کئے ہیں کیا وہ عقلی و منطقی طور پر درست ہیں یا کچھ ایسی کڑیاں بھی ہیں جو کہ ابھی تک ماہرین سائنس کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ بعد ازاں ابتدائے حیات کے بارے میں اسلام کی تعلیمات بیان کر دی جائیں اور سائنس اور اسلام کا عنوان بالا کے بارے میں تقابل کر دیا جائے تاکہ آغاز حیات کے بارے میں جو گم شدہ کڑیاں ہیں ان کے ڈھونڈ نکالنے سے اس کا نقطہ نظر عقل و نقل پر پورا اتر سکے آخر میں یہ بتا دیا جائے کہ سائنس کے اصل حقائق اور اسلام میں کوئی تضاد نہیں بلکہ تضاد تو سائنس کی شکل میں لادینی نظریات سے ہے کیونکہ تخلیق کائنات اللہ کا فعل ہے جبکہ سائنس کائنات اور جو کچھ اس میں ہے ان کے بارے میں مشاہدات و تجربات کا نام ہے) اور قرآن خدا کا قول ہے اس لیے ایسی علیم و خبیر ہستی کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہو سکتا۔ [۱]

سائنس کی روشنی میں زندگی کی ابتداء

زندگی کی ابتداء کے بارے میں بہت سے نظریات پیش کئے گئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی نظریہ بھی مکمل طور پر مسئلہ مذکورہ کو حل نہیں کرتا ان نظریات میں چند اہم درج ذیل ہیں۔

---

[۱] ملاحظہ ہو ڈاکٹر رفیع الدین صاحب کی کتاب "قرآن اور علم جدید"

۱۔ ازخود اچانک پیدا ہو جانے کا نظریہ اس کے مطابق ماضی بعید میں کوئی ایسا وقت ہو گذرا ہے جس کے دوران غیر ذی حیات مادہ سے اچانک ذی حیات چیز وجود میں آگئی ارکیوبائیوسس اللہ ارکیوگونی اسی نظریہ کی تشریح ہیں۔ اسی طرح لے بائیو جینیس بھی اسی کی ایک شکل ہے۔

۲۔ زندگی کی ہمیشگی کا نظریہ اس کے مطابق زندگی ہمیشہ سے کائنات میں موجود ہے اور یہ کہ زمین پر زندگی کسی شہاب ثاقب یا کسی اور ذریعے سے کسی دوسرے ستارے سے پہنچ آئی ہے۔ پان سپرمیا اور کوسموزوا بھی اسی نظریہ کی مختلف قسمیں ہیں جن کے مطابق حیات کے بیجے اس کائنات میں ہمیشہ سے موجود ہیں ہے

۳۔ کیمیائی ارتقاء کا نظریہ درج بالا دونوں نظریات تو بیسویں صدی کی سائنس نے خود غلط ثابت کر دیئے البتہ یہ نظریہ اس وقت سائنسدانوں کے اکثر طبقوں میں مقبول ہے اسکے مطابق تو

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب   موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشان ہونا

کے مصداق کسی مافوق الفطرت طاقت کی مرضی اور ارادہ کے بغیر مادہ کے مختلف ذرات میں لاکھوں سالوں کے دوران آہستہ آہستہ کیمیائی تبدیلیاں آئیں۔ سب سے پہلے غیر نامیاتی مرکبات بنے پھر نامیاتی مرکبات وجود میں آئے آخر میں نامیاتی مرکبات خصوصاً امائنو ایسڈز کے آپس میں جوڑ سے لاکھوں سال بعد ایک زندہ سیل وجود میں آگیا۔

کائنات اور زندگی کی پیدائش ماہرین فلکیات کے خیال کے مطابق یہ کائنات آج سے کوئی پندرہ سے بیس بلین سال پہلے وجود میں آئی۔ وقت کا یہ اندازہ ستاروں کے جھرمٹوں کے ایک دوسرے سے دور ہٹنے کی رفتار سے معلوم کیا گیا۔ شروع میں تمام سیارے اور ستارے ایک بڑے گولے کی شکل میں اکٹھے تھے لیکن وقت گذرنے کے ساتھ اس گولے کا اندرونی درجہ حرارت اور دباؤ اتنا بڑھا کہ وہ ایک بڑے دھماکہ پر منتج ہوا اور موجودہ کائنات وجود میں آئی۔

ایک نظریہ کے مطابق یہ گولا گرد اور گیسوں کا مجموعہ تھا جب وہ پھٹا تو اس نے مختلف گُرّوں (Nebulas) (Spheres) کی شکل اختیار کی۔ ابتداءً ہماری زمین بھی (ہمارے) سورج کا ایک ٹکڑا ہے جو کسی بڑے ستارے کی کشش سے ٹوٹ کر فضا میں گردش کرنے لگا تھا اس وقت زمین سورج کی مانند ایک مجسم شعلہ تھی (۴ سے ۵ ارب سال پہلے) پھر آہستہ آہستہ ٹھنڈی ہو کر منجمد (Solidify) ہوئی اس انجماد کے بعد ہی یہ امکان پیدا ہوتا ہے کہ اس میں زندگی کا آغاز ہو (۲ سے ۳ ارب سال پہلے) لہ

لہ ملاحظہ ہو "Origin Of Life" کا صفحہ 34

لے Science and Technology in Muslim World (Quartly Journal: 1980)

کیمیائی ارتقاء کے مطابق پہلی زندہ چیز کے بننے میں کروڑوں سال صرف ہوتے ہوں گے لیکن بنیادی کیمیائی تبدیلیاں فضا کے سازگار ہونے کے ساتھ ہی شروع ہو گئی تھیں۔ شروع میں زمین کی فضا میں کاربن مانو آکسائیڈ (CO) کاربن ڈائی آکسائیڈ (CO_2) امونیا (NH_3) اور ہائیڈروجن کے مرکبات بہت زیادہ مقدار میں موجود تھے مگر فری آکسیجن (Free O_2) موجود نہ تھی۔ بادوباراں، سورج کی حرارت، گرج چمک اور بنفشی شعاعوں (Ultraviolet radiations) کی کثرت نے کیمیائی تعاملات کے لیے حالات سازگار کر دیتے چونکہ پانی کافی مقدار میں موجود تھا اس لیے کیمیائی تبدیلیوں کے نتیجے میں جو نامیاتی مرکبات بنے وہ پانی کے ساتھ مل کر گرم پتلے شوربے (dilute soup) میں تبدیل ہو گئے۔ مزید کیمیائی تبدیلیوں نے ان مرکبات کو آپس میں ملایا۔ مزید جوڑ توڑ (Floculation & disintegration) کے بعد ان مرکبات نے ایسے قطروں (droplets) کی شکل اختیار کی جن کے ارد گرد بہت کمزور جھلی (Membrane) کی طرح ایک سطح بن گئی جنہیں اوپران (A.I. Oparin) نے کوزرویٹس کا نام دیا ہے۔ ان کوزرویٹس (Coazervates) نے چانس (Chance) سے نچلے درجہ کے جانداروں خلیوں (Prokaryotic cells) کو جنم دیا جو کہ مزید ارتقائی تبدیلیوں سے لاکھوں سال بعد پیچیدہ سیلز (Eukaryotic cells) میں تبدیل ہوئے۔ ان خلیوں سے پھر کثیر الخلیہ (Multicellular) نباتات اور حیوانات وجود میں آتے۔

چارلس ڈارون (Charles Darwin) کے خیال کے مطابق زندگی کی ابتداء سمندروں میں ہوئی جہاں مختلف قسم کے نمکیات وافر مقدار میں موجود تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جے ڈی برنل (J.D. Bernel) نے کہا کہ سمندروں کی وسعت کی وجہ سے نامیاتی مرکبات ایک جگہ جمع ہو کر اتنے گاڑھے نہیں ہو سکتے جو کہ (Medium) بن سکیں جو کہ زندگی کی ابتداء کے لیے ناگزیر ہیں چنانچہ اس نے تجویز پیش کی کہ سمندروں کے قریب پائے جانے والے کم گہرے جوہڑوں کی مٹی ہی ایک ایسا مکمل میڈیم (Perfect medium) ہو سکتا ہے جہاں نامیاتی مرکبات زندگی کی ابتداء کر سکتے ہیں۔

خالق کے بغیر زندگی کی ابتداء اور تسلسل ناممکن ہے

سائنس کی بحث و تحقیق کا تعلق تمام تر فطرت کے ان واقعات و مشاہدات سے ہے جو ہمارے زیر تجربہ آسکیں لیکن جو چیزیں ہمارے احساس اور مشاہدہ کے دائرہ سے خارج ہیں سائنس کو ان کے انکار و اقرار سے کچھ بحث نہیں۔ پروفیسر لیتر جو فرانس کا مشہور سائنسدان ہے لکھتا ہے۔

"کائنات کے آغاز و انجام اور اسی طرح زندگی کی ابتداء تک مشاہدے کی رسائی نہیں ہے اس لیے ہمارا مقصد یہ نہیں کہ کسی ازلی و ابدی وجود کا انکار کریں جس طرح ہمارا یہ بھی کام نہیں کہ اس کو

ثابت کریں، ہمارا کام نفی اور اثبات دونوں سے الگ ہے"۔ [۱]

اسی طرح ایک اور ماہر سائنس اپنی نارسائیوں کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے:۔

Life itself is mysterious and its Origin still remains shrouded in mystery. [۲]

مشہور عالم علم الحیات پی۔ ایل ڈوانوے کائنات اور زندگی کی ابتداء کے بارے میں کئی سالوں تک سوچ بچار اور مطالعہ کے بعد آخر اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔

"ہم باصرار کہتے ہیں کہ کوئی نظریہ اب تک پیش نہیں کیا گیا جو کائنات میں تخلیق حیات یا قدرتی ارتقاء کی توجیہہ پیش کرتا ہو۔ جہاں تک تخلیق حیات کا تعلق ہے تو ہم چاروناچار یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ یا تو کسی مافوق الفطرت ہستی کی مداخلت کو تسلیم کریں جیسے سائنسدان خداکیس یا اینٹی چانس (Anti-Chance) یا ہم اعتراف کریں کہ چند میکانکی اشکال کے علاوہ ہم اس بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ یہ کوئی خوش اعتقادی کی بات نہیں ناقابل تردید حقیقت ہے"۔ [۳]

ڈارون جیسا کٹر اور نظریہ ارتقاء کا امام بھی اپنے آپ کو آغاز حیات کے معاملے میں یہ کہنے پر مجبور پاتا ہے۔

Life must have originated, sometimes, somehow, but how [۴] this happened is still unknown. [۴]

اصل میں آغاز حیات اور تسلسل حیات دو ایسے مسائل ہیں جن کا مکمل جواب مجرد سائنس کے پاس نہیں کیونکہ سائنس مشاہدات و تجربات کا نام ہے جبکہ آغاز حیات اور وجہ تخلیق حیات انسان کے لیے سائنس کے پاس کوئی ڈیٹا (data) نہیں بقول عالم (لارڈ کلون)

---

[۱] ملاحظہ ہو الدین القیم صفحہ ۲۲ از علامہ مناظر احسن گیلانی۔

[۲] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "تخلیق آدم اور نظریہ ارتقاء" از مولانا شہاب الدین ندوی انڈیا۔

[۳] ملاحظہ ہو" رسول عربی اور عصر جدید صفحہ ۲۸۲-۲۸۳۔

[۴] (By A.I. Oparin) Page: 46 "Origin of Life"

[۵] اصل میں نظریہ ارتقاء کے پاس "کیوں" کا جواب نہیں ہے وجہ یہ ہے کہ یہ نظریہ اپنی بنیاد صرف طبعی قوانین پر رکھتا ہے اور یہ قوانین "کسی چیز کے مقصد کو بیان نہیں کرتے۔ جب کہ طبعی قوانین اتنے منظم طریقے سے خود بخود کبھی نہیں چل سکتے بلکہ آخر کار "کیوں" کا جواب خالق حقیقی تک لے جاتا ہے۔ بقول امجد ؎ امجد ہر بات میں کہاں تک کیوں کیوں ہر کیوں کی ہے انتہا خدا کی مرضی۔ اس موضوع کے لیے مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "الدین القیم"۔

یہ خیال سراسر باطل ہے کہ زندگی کا آغاز اور تسلسل بغیر کسی خالق کے ہوسکتا ہے۔ فطرت کے یہ حیرت انگیز مناظر جن سے تکمیل در حست برستی ہے الٰہی تخلیق و تعمیر پر مبہوتکن دلائل ہیں جو ہمیں صاف بتا رہے ہیں کہ تمام زندہ اشیاء کا انحصار ایک حی و قیوم فرمانروا کی مشئیت پر ہے۔"

اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

It is impossible to conceive either the begining or the continuous of life without an Overruling Creative power. Overpowering strong proofs of benevolence and intelligent designs are to be found around us, teaching that all living things depend on one everlasting Creator and ruler." لہ

زندگی کی ابتداء اسلام کی روشنی میں

اسلام کا اصل موضوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی ہے۔ اس کی تعلیمات کا مقصد یہ ہے کہ انسان اس دنیا میں اس کے ظاہری نقشوں میں نہ کھو جائے اور یہ نہ سمجھنے لگے کہ یہ تمام کارخانہ قدرت ویسے ہی پیدا ہوگیا، اور خود بخود چل رہا ہے بلکہ وہ آکر انسان کو یہ بتاتا ہے کہ یہ کائنات نہ ہمیشہ سے ہے نہ ہمیشہ رہے گی۔ اس کا ایک آغاز اور انجام ہے اسی طرح انسان یا دوسرے نباتات وحیوانات (حیات) ارتقائی منازل طے کرکے محض چانس سے وجود میں نہیں آئے بلکہ ایک ہستی وحدہٗ لاشریک کی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا اور یہ کہ زندگی صرف مادہ کے ذرات میں ظہور ترتیب سے کبھی وجود میں نہیں آسکتی بلکہ ایک مدبر و حکیم ہستی ہے جس کا مادہ کے پیچھے غیر مرئی ہاتھ ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ٹہ

یعنی اللہ ہی نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہی ہر چیز کا کارساز ہے نگہبان ہے۔

یہ اور اسی طرح کی تقریباً ساڑھے سات سو آیات میں آفاق و انفس سے مختلف اسالیب سے متعدد مثالیں بیان کرکے اسلام انسان کو اسی ایک ہستی کے سامنے تکوینی اور تشریعی طور پر سرتسلیم خم کرنے کا کہتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ "عنقریب ہم منکروں کو آفاق و النفس سے اپنی آیات اور نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے کہ وہ (قرآن) حق اور سچ ہے۔" سہ اس سلسلے میں وہ کائنات اور حیات کی ابتداء اور تکمیل کا ذکر کرتا ہے۔ وہ دو دنوں یا عصروں (Periods) میں وہ آسمان کی پیدائش کا ذکر کرتا ہے اور چار دنوں میں زمین اور اس میں تمام چیزیں

لہ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ڈاکٹر غلام جیلانی برق کی کتاب "دو قرآن" صفحہ ۲۱۸-۲۱۹

ٹہ القرآن۔ سورۃ الزمر آیت ۶۲ سہ سورۃ حٰم السجدہ آیت ۵۳

کے پیدا کرنے کا بیان کرتا ہے [1]

کائنات کی تخلیق کے بارے میں قرآن کا جو نقطۂ نظر ہے اس کے قریب قریب جدید ماہرین فلکیات کا بھی نظریہ ہے ۔ بلکہ تمام دنیا ع

یا زندر مصطفٰے او را بہا ست یا ہنوز اندر تلاش مصطفٰے ست

کے مصداق اکثر مسائل میں اسلامی نقطہ نظر کے قریب آ رہی ہے ۔

اسی طرح انیسویں اور بیسویں صدی کے تمام سائنسدانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حیات کا مبدا ۔ پانی ہے اور پانی تمام جانداروں کے جسم کا لازمی جزو ہے ۔ لیکن یہی بات قرآن نے آج سے چودہ سو (۱۴۰۰) سال پہلے بیان فرمائی ارشاد باری ہے ۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۔ (القرآن) سورۃ الانبیاء آیت ۳۰

یعنی کیا یہ کافر لوگ دیکھتے نہیں اور غور نہیں کرتے کہ شروع میں آسمان و زمین باہم ملے ہوئے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا اور ہم نے تمام چیزوں کو پانی سے زندہ کیا ۔

اس امر پر بھی تمام ماہرین سائنس کا اتفاق ہے کہ شروع میں تمام زمین پر پانی تھا ۔ قرآن نے پہلے ہی یہ بات کہہ دی تھی ۔ كَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ یعنی شروع میں اللہ کا عرش پانی پر تھا ۔ ایک جگہ اللہ کا ارشاد ہے ۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (القرآن)

مطلب یہ کہ اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے پیدا کیا تو ان میں سے کوئی پیٹ کے بل چلتا ہے (کیڑے مکوڑے ، سانپ وغیرہم) اور ان میں کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے (انسان ، پرندے وغیرھما) اور ان میں سے کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے (چرندے اور درندے وغیرھما) اور اللہ پیدا کرتا ہے اور کرے گا جو چاہتا ہے ۔ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

کائنات اور زندگی کی ابتداء کے بارے میں جدید سائنس اور اسلام کے نقطۂ نظر میں کمال درجہ کی ہم آہنگی (Coincidence) ہے ۔ لیکن اختلاف اس بات پر ہو جاتا ہے جب ماہرین سائنس اپنی حدود یعنی محسوسات

---

[1] ملاحظہ ہو سورہ حم سجدہ کی آیت ۹ تا ۱۱ اور النازعات کی آیت ۲۷ تا ۳۳ واضح رہے کہ قرآن آسمان و زمین کی پیدائش کا ذکر چھ دنوں میں کرتا ہے اس سے ہمارے ۲۴ گھنٹے والے دن مراد نہیں بلکہ اللہ کا ایک دن ہزار سال کے برابر یا اس سے بھی زیادہ کا ہو سکتا ہے ۔

مشاہدات وتجربات سے ایک قدم آگے بڑھ کر غیر محسوسات کے دائرہ میں قدم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے دینی مادہ پرستانہ نظریات وافکار کی وجہ سے اس فاعل اور خالق حقیقی کا انکار کر بیٹھتے ہیں جو کہ بقول لیتر سائنسدان کا نام نہیں (اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ زندگی اور اس کے نتیجہ میں تمام جاندار خود بخود بغیر کسی خالق کے بذریعہ ارتقاء وجود میں آگئے) اس موقعہ پر اسلام آگے آتا ہے اور حق کو باطل سے جدا کرتا ہے۔ خُذْ مَاصَفَا دَعْ مَاكَدَرْ (اچھی بات سے لے لو اور بری بات چھوڑ دو) کے سنہری اصول کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ سائنسی اکتشافات بیانات کا بغور مطالعہ کریں اس کے صالح اجزاء لے لیں اور غیر صالح اور غلط افکار و نظریات کا ابطال کریں مطلب ہے رب العالمین کے ارشاد کا۔

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ۔

(یعنی اسلام کا مقصد یہ ہے) حق کا احقاق کرے اور باطل کا ابطال کرے اگرچہ مجرموں کو یہ بات پسند نہ آئے[1]

اس موقعہ پر یہ بات ذہن میں رکھنا چاہیے کہ سائنس کے ثابت شدہ حقائق اور قرآن میں کبھی اختلاف نہیں سکتا بقول ڈاکٹر موریس بکاتے، "میں نے قرآن، عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید ( ) جدید سائنس کے حوالے سے مطالعہ کیا تو بائبل میں جدید سائنس سے اختلافات اور تضادات پائے (بوجہ تحریف انسانی) قرآن اور سائنس میں ایک تضاد بھی نہیں پاسکا وہ لکھتا ہے۔

Whereas monumental errors are to be found in the Bible, I could find a single error in the Quran------There is no incompatiabili and contradiction between the Quran and Modern Science."

لیکن جہاں نظریات (Theories) کا تعلق ہے تو وہ بدلنے والی چیز ہیں۔ آج ایک نظریہ مروج ہے دوسرا اس کی جگہ لے سکتا ہے اس لیے قرآنی آیات کو کھینچ تان کر جدید نظریات (جو کہ عقلی ونقلی طور پر ثابت ہیں) کے مطابق کرنا نہ تو اسلام کے حق میں بہتر ہے اور نہ ہی منہاج کے اعتبار سے درست ہے کیونکہ ہوسکتا آج وہ نظریہ مروج (Prevalent) ہے تو کل دھو جائے اور اس طرح کہیں اسلام پر حرف گیری جائے[2]

---

[1] سورۃ الانفال آیت ۸

[2] "The Bible, the Quran and Science" Pages 118, 120, 251 by Dr. Maurice Bucaille

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو محمد قطب شہید کی کتاب "قرآن اور سائنس"

اس لیے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان نوجوان صحیح معنی میں اسلام اور جدید سائنس کا علم حاصل کریں قرآن میں غوطہ زن ہوں کیونکہ ۔ ؎

صد جہاں تازہ در آیات اوست عصرہا پوشیدہ در آیات اوست

اور اسلام کو اصل شکل میں مغرب والوں کے سامنے پیش کریں کیونکہ وہاں اسلام کی مسخ شدہ شکل پیش کی جاتی ہے اور لوگوں کو حکمت اور بصیرت کے ساتھ صراط مستقیم کی طرف بلائیں اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کے لیے مادی اور روحانی دونوں میدانوں میں آگے بڑھیں کیونکہ اب وقت خلافت ارض دو حصوں میں بٹی ہوتی ہے اس کا مادی حصہ غیروں کے قبضے میں ہے اور صرف اس کا روحانی حصہ اہل اسلام کے پاس ہے۔ جب تک یہ دونوں یکجا نہیں ہو جاتے مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ ممکن نہیں ہو سکتی اور دنیا اپنی تہذیبی و تمدنی ہلاکت خیزیوں کے مہیب غار سے کبھی نہیں نکل سکتی۔ اس وقت تمام عالم کفر بالعموم اور عالم اسلام بالخصوص مسلمان نوجوانوں کو بار بار پکار رہا ہے۔

؎ عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزی افرنگ معمار حرم باز بہ تعمیر جہاں خیز

از خواب گراں، خواب گراں، خواب گراں

از خواب گراں خیز! (اقبال)

بقیہ: خاندانی غدار

سرکار انگریزوں کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں، ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدمات گذشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصی توجہ کی درخواست کریں تا ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبرو ریزی نہ کر سکے"۔ [1]

۱۸۵۷ء میں مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کی غداری اس بات کا بین ثبوت ہے کہ یہ شجر خبیثہ انگریز کے اشارے پر مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لیے لگایا گیا مذہبی دعاوں کا ڈھونگ رچا کر مرزا قادیانی نے جہاد کی مخالفت کی اور انگریزی راج کے قیام اور استحکام کی سازش میں حصہ لیا۔

---

[1] سید قاسم علی، تبلیغ رسالت جلد ہفتم، درخواست بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء

محفوظ قابلِ اعتماد مستعد بندرگاہ

بندرگاہ کراچی

جہاز رانوں کی جنت

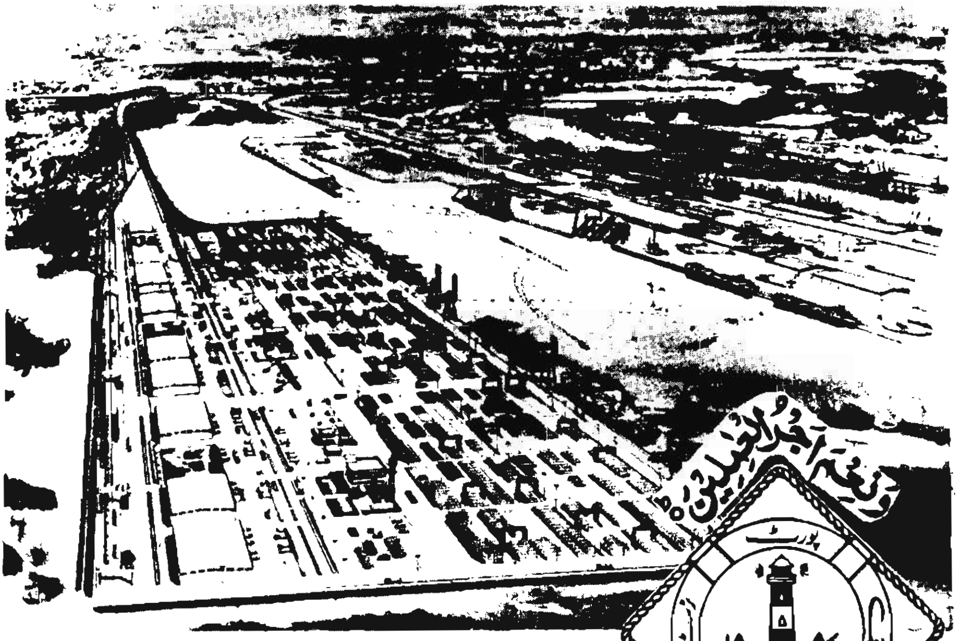

بندرگاہ کی خدمات کے جدید انداز کے ساتھ
عالمی تجارت کے لئے پُرکشش
پاکستانی معیشت کی تعمیر کے لئے کوشاں

ہماری کامیابیوں کی بنیاد

- انجینئرنگ میں کمالِ فن
- جدید ٹیکنالوجی
- مستعد خدمات
- باکفایت اخراجات
- مسلسل محنت

۲۱ ویں صدی کی جانب رواں

بمع

جدید مربوط کنٹینر ٹرمینلز
نئے میرین پروڈکٹس ٹرمینل
بندرگاہ کراچی ترقی کی جانب رواں

PID - Islamabad

سلسلہ مطبوعات (۴۳)

اپنے طرز کی پہلی اور البیلی کتاب

ساعتے با اولیاءؒ

جلد ۱

مولانا عبدالقیوم حقانی

رفیق موتمر المصنفین و استاذ دارالعلوم حقانیہ

ادارۃ العلم والتحقیق ۔ اکوڑہ خٹک

ضلع نوشہرہ ۔ سرحد ۔ پاکستان

خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ
علامہ عبدالرحمن ابن الجوزیؒ
حضرت خواجہ معین الدین سجزیؒ
المجاہد الکبیر امام ابن تیمیہؒ
حجۃ الاسلام امام غزالیؒ
حضرت شیخ عبدالرحمن جامیؒ
حضرت مجدد الف ثانیؒ
شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ
شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
المجاہد الکبیر سید احمد شہیدؒ
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ
مولانا محمد الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت
امام انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ
محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ
محدث العصر سید محمد یوسف بنوریؒ
قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ
محدث کبیر شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ